كشف المحجوب اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش

رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

بلند وہ ہوتا ہے کہ کوئی چیز مسلمان بھائی سے بسبب واجب ہونے حکم کے لے لیوے تاکہ اس کا بوجھ اس کی گردن سے گر پڑے تو ایسے درویش دنیا کے نہیں ہیں بلکہ عقبیٰ کے ہیں۔ اگر اخروی درویش دنیا داروں کی گردن سے اس سانپ کو نہ اتارتے تو حکم فریضہ ان پر لازم رہتا اور قیامت میں بسبب اس کے ماخوذ ہوتے پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے اخروی درویشوں کا امتحان آسان کیا۔ تاکہ دنیا دار اس فریضہ کے بوجھ کو اپنی گردن سے گذار سکتے اور لامحالہ فقرا کا ہاتھ اونچا ہوگا کیونکہ وہ شریعت کے حق کے موافق اپنا حق لینے والے ہیں کیونکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے اس پر واجب تھا اگر لینے والا ید سفلی کے حکم میں ہوتا جیسا کہ حشویوں کا ایک گروہ کہتا ہے تو چاہیے تھا کہ پیغامبروں کا ہاتھ نیچا ہوتا کیونکہ وہ حق حق تعالیٰ کا لیتے ہیں اور اس کے شرطیہ مصرف پر خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ غلطی پر ہیں اور جانتے ہیں کہ خدا کے حکم سے انہوں نے لیا ہے اور پیغامبروں کے پیچھے ائمہ دین بھی اسی پر ہوئے ہیں کیونکہ وہ حق بیت المال کا وصول کرتے تھے۔ اور غلطی پر ہیں وہ لوگ کہ جو لینے والے ہاتھ کو نیچا ہاتھ کہتے ہیں اور مال دینے والے کو اونچا ہاتھ کہتے ہیں اور یہ دونوں اصل تصوف میں قوی ہیں۔ اور یہ جگہ باب الجود والسخاوت کے محل کی تھی میں قدرے اس کا ذکر اس کے ساتھ ملاتا ہوں۔ وباللہ التوفیق والعصمۃ۔

بابُ جُود اور سخاوت کا

پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ۔ یعنی سخی بہشت کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل دوزخ کے قریب ہے اور بہشت سے دور ہے۔ اور علمار کے نزدیک جود اور سخا مخلوق کی صفات میں ہم معنی ہیں مگر خداوند کریم کو جواد کہتے ہیں اور سخی نہیں کہتے۔ وجود توقیف اور عدم توقیف کے لئے کیونکہ آپ نے آپ کو اس نام سے نہیں پکارا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں بتلایا اور اہلسنت والجماعت کے اجماع میں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور کسی شخص کے لئے روا نہیں ہے کہ وہ عقل کے مقتضا پر خدا کا نام رکھے اور لغت اور

کہ کیوں میں نے اس آدمی کو سوال کرنے کی فرصت دی کیونکہ میں نے اس آدمی کے حال دریافت کرنے میں سستی کی ہے مجھے چاہیئے تھا کہ اس کے سوال سے پہلے ہی اس کی حاجت کو پورا فرماتا اور خود پوچھتا۔ اور ابو سہل صعلوکی ہرگز کسی درویش کے ہاتھ پر صدقہ نہ رکھتے تھے اور جو چیز بخشتے کسی شخص کے ہاتھ میں نہ دیتے بلکہ زمین پر رکھتے یہاں تک کہ محتاج لوگ خود اٹھا لیتے تھے آپ سے مریدوں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں دینار کی اس قدر عظمت نہیں خیال کرتا کہ کسی مسلمان کے ہاتھ میں دیا جائے اس حال میں کہ میرا ہاتھ اونچا ہو اور اس مسلمان کا ہاتھ نیچے ہو۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آتا ہے کہ دو من کستوری حبشہ کے بادشاہ نے آپ کے پاس بطور ہدیہ بھیجی آپ نے اس سب کستوری کو ایک ہی دفعہ پانی میں ڈبو کر اپنے اوپر اور اپنے دوستوں کے جسم پر مل دی۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگل میں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھا اور سب بکریوں سے پر تھا اور حضور علیہ السلام کی ملکیت تھیں۔ حضور علیہ السلام نے وہ سب بکریاں اس کو بخش دیں جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا تو اس نے کہا اے قوم مسلمان ہو جاؤ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بخشش کرتا ہے کہ اس کو اپنے مفلس ہونے کا کبھی خوف نہیں ہے اور حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی ہزار درہم کہیں سے آئے حضرت نے ان سب کو گودڑی پر ڈلوا دیا جب تک ان تمام دراہم کو حضورؐ نے تقسیم نہ فرما دیا تب تک گودڑی سے نہ اٹھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو اس حالت میں اس وقت دیکھا کہ بوجہ بھوک کے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔

میں نے متاخرین سے ایک درویش دیکھا جو ایک بادشاہ نے تین درم سونے کے آپ کی خدمت میں بھیجے کہ یہ لے لو اس وقت وہ درویش حمام میں تھے وہ سب درہم حمام والوں کو عطا کر کے چلا گیا۔ اور اس سے پیشتر نوریوں کے مذہب میں ایثار کے باب میں اس معنی میں میں نے کچھ کلمات بیان کئے ہیں اور اس جگہ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔